رائد التضامن الاسلامی

مولانا نصیب علی شاہ بخاری فاضل دارالعلوم حقانیہ
ناظم جعفر بنوں

شاہ فیصل شہید رحمۃ اللہ علیہ

اور انکی دینی دعوت

جلالۃ الملک شاہ فیصل شہیدؒ کی بلند پایہ شخصیت اور ان کی گوناگوں خصوصیات سے پورا عالم اسلام بخوبی واقف ہے وہ بڑے دور اندیش انتہائی زیرک، دانا اور سیاستدان ہونے کے ساتھ ساتھ ملت اسلامیہ کے نقیب اور ایک عظیم داعی تھے۔ عالم اسلام کی تعلیمی تہذیبی تمدنی معاشی اور ثقافتی ترقی کے بے حد بہی خواہ تھے۔ انہوں نے عالم اسلام کے اتحاد و ترقی کے لیے دلی تڑپ کے ساتھ ہر موقع پر دور رس اثرات کی حامل تقاریر کیں۔ بلاشبہ احیاء اسلام کے لئے ان کی خدمات اور جذبات کو بعد کی نسل اپنے ماضی کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے گی۔ شاہ فیصل شہیدؒ کے احساسات اور جذبات کی فکری روشنی موجودہ دور کے لئے عملی تکمیل کی متقاضی ہے۔ انہوں نے نئی نسل کے دینی اور قومی فرائض سے متعلق اپنے ایک خطاب میں فرمایا:

"علم اور ڈگریاں حاصل کرنا کوئی کمال نہیں۔ اصل چیز جو اہم ہے وہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ یہ جذبہ بھی دلوں میں موجزن ہو کہ ہمارا دین، ملک اور قوم ہم پر جو فرائض عائد کرتے ہیں اسے بروئے کار لانے میں مفید ثابت ہوں۔"

مسلمانوں کی صفوں میں انتشار کی سامراجی طاقتوں اور مسلمانوں کی ترقی سے متعلق شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی کے قیام کے موقع پر اپنے ایک خطاب میں فرمایا:

"بعض شیطان صفت لوگ اس قدر بدباطن ہیں کہ وہ مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوششوں میں مصروف رہتے ہیں۔ ایسے افراد کی مذموم حرکات کی تہ میں ان کا یہ نظریہ بھی پایا جاتا ہے کہ شریعت اسلامیہ اور دین حقہ ترقی اور ارتقاء کے خلاف ہیں۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ نظریہ چاروں طرف پھیلا ہوا ہے۔ البتہ میں اتنا ضرور کہوں گا کہ یہ نظریہ بعض حلقوں میں عام ہے۔"

دین اور ملک و قوم سے وفاداری کے سلسلہ میں حکمران بننے کے بعد ۰ ردسمبر ۱۹۶۴ء کو اہل مکہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا :

"محبت اطاعت اور دلی جذبات کو زبانی شوں، تعطیلات، تہواروں یا ہجوموں کی ضرورت نہیں ہوتی ان کی بنیاد اس چیز پر ہوتی ہے کہ کوئی ایک شخص یا اشخاص کا گروپ واقعتاً خدا تعالیٰ پر اعتقاد کرکے اور ایک دوسرے پر اعتماد کرکے ان ذمہ داریوں کو پورا کرتا ہے ۔ جو ہمارا دین ملک و قوم سے ہماری وفاداری ہم پر عاید کرتا ہے ۔ بھائیو! آئیے ہم اپنے تمام اعمال میں محبت اور یقینی تعاون کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت نبویؐ کی رہنمائی میں اور اپنے متقی اباء و اجداد کی پیروی میں آگے بڑھیں ۔"

طالب علموں کو مستقبل کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے مدینہ یونیورسٹی میں اپنے ایک خطاب کے دوران فرمایا :

"آپ کے سامنے ایک طویل اور کٹھن راستہ ہے مجھے امید ہے کہ آپ اپنے آپ کو علم اور کردار سے لیس کرکے اس قابل ہو جائیں گے کہ آپ کفار کے دلائل کا منطق سے مقابلہ کرتے رہیں گے ۔ تا آنکہ آپ انہیں عقل اور صبر سے قائل نہیں کر لیتے کیونکہ یہی دعوت حق کا صحیح راستہ ہے اسلام میں شامل علم کی دعوت ہر انسانی علم اور افکار سے بالاتر ہے ۔"

ملکی اور قومی ترقی سے متعلق ایرانی پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا :

"ایک ایسی فضا جو افراتفری اور صعوبت سے چھلنی ہو اور حریف اور اقتدار کے لئے چل رہے ہوں ۔ وہ اصلاح یا کسی قوم کی تعمیر کے لئے ثمر آور بنیاد فراہم نہیں کر سکتی نہ ہی وہ ترقی کی راہ دکھا سکتی ۔ ہمارا دین اور ہماری شریعت ہمیں بتاتی ہے کہ ہمیں کس طرح مشاورت کرنی چاہئے اور مشورہ لینا چاہئے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا ایک شخص صرف خدا تعالیٰ، قرآن مجید اس کے پیغمبر اور مسلمان رہنماؤں سے ہدایت حاصل کر سکتا ہے ۔

اپریل ۱۹۶۶ء کو جلالۃ الملک شاہ فیصل شہیدؒ نے دورۂ پاکستان کے دوران ایک استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا :

"وہ جذبات اور رشتہ جس کا ماخذ ایک ایسا خالص نظریہ ہے جو تمام مادی مفادات سے بالاتر ہے اور یہی قوموں اور حکومتوں کے درمیان تعاون کی صحیح بنیاد ہے ۔ انہی لمحات میں جب اسلام کئی زیر آب دھاروں کی لپیٹ میں ہے ۔ جو مسلمانوں کو دائیں بائیں مشرق مغرب کی جانب کھینچ رہے ہیں ہمیں وقت درکار ہے کہ ہم قریبی روابط اور تعاون حاصل کریں تاکہ ہم ان تمام

باقی ص ۵۶ پر